

مُرْتَب : جناب محمد ایوب قادری

حیدر مشاہیر سندھ

حافظ عبدالرحمن امرتسری مصنف عربی بول چال، کتاب الصرف اور کتاب النحو مشہور مصنف گزرے ہیں۔ امرتسر وطن تھا۔ انھوں نے ممالک اسلامیہ کی سیاحت کی، ان کا سفرنامہ ممالک اسلامیہ طبع ہو چکا ہے۔ اسی طرح انھوں نے مشہور میں پورے برصغیر کی سیاحت کی۔ ان کی یہ روداد سیاحت بھی ”سیاحت ہند“ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ہندوستان کے تمام مشہور شہروں کے حالات، تعلیمی اداروں اور مشاہیر کا حال لکھا ہے۔ یہ کتاب نایاب ہے۔ ہم نے ان کی کتاب سے اس زمانے کے مشاہیر سندھ کا حال اخذ کر لیا ہے جس کو مختصر حواشی کے ساتھ ”اولیٰ“ کے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ قوسین میں اصل کتاب کے صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

یہاں (کراچی) کے سوداگروں میں علم دوست اور مسافر نواز شخص ہیں، ان کے زیر اہتمام چھاؤنی میں ایک مدرسہ جاری ہے جس میں زیادہ تر

سیٹھ عمر

میینوں کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مفصلہ ذیل اشخاص (شیخ رحمت اللہ و مرزا اقلیم بیگ) سے ملاقاتیں ہوئیں۔ شیخ رحمت اللہ سروے ڈپارٹمنٹ میں ایک لچھے عہدہ

پر فخر ہیں۔ دیگر خوبوں کے علاوہ ان میں یہ وصف ہے کہ بچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کی دوائیں گھر میں تیار کر کر بیماروں کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔ (صفحہ ۹۹-۱۰۰)

۲۶۔ حسن علی آفندی

یہاں (کراچی میں) ایک ہائی اسکول ہے جس کی بنیاد مرحوم خان بہادر میر حسن علی آفندی نے قائم کی تھی۔ آفندی صاحب حیدر آباد سندھ کے رہنے والے اور سلطنت عثمانی کے وائس کونسل تھے۔ میں اور انور مرحوم حاجی مولا دینا تاجر کے ہمراہ جو اس وقت وائس کونسل کی خدمات انجام دیتے تھے مدرسہ دیکھنے گئے۔ اس زمانے میں مولوی حمید الدین صاحب مدرسہ کے عربی پروفیسر تھے۔ ان کی وجہ سے عمارت اور تعلیمی حالت دریافت کرنے کا اچھا موقع ملا۔ مدرسہ کی عمارت بہت شاندار ہے، چاروں طرف اسکول اور بورڈنگ ہاؤس کی عظیم الشان عمارتیں ہیں۔ بیچ میں ایک فراخ میدان چھٹا ہوا ہے۔ سنی اور شیعہ کی دو علیحدہ علیحدہ مسجدیں ہیں۔ سندھ کے امیر زادے اور معزز زمینداروں کے لڑکے سب اسی جگہ تعلیم پاتے ہیں۔ تعلیم کا انتظام انٹرنس کلاس تک ہے (صفحہ ۹۹) ۲۷

۲۸۔ مرزا اقلیچ بیگ

یہ لاڑکانہ کے ڈپٹی کلکٹر اور بہت علم دوست ہیں، آپ نے فارسی کی مستند کتابوں سے سندھ کی ایک تاریخ انگریزی میں لکھی ہے۔ ان دونوں صاحبوں (شیخ رحمت اللہ و مرزا اقلیچ بیگ) کی خوش خلقی اور مسافر نوازی سے ہمیں بہت مسرت ہوئی۔ (صفحہ ۱۰۰)

۱۔ مولانا حمید الدین فیراہی، مفسر قرآن مشہور عالم گزرے ہیں۔ علامہ شبلی نعمانی کے مامولاد بھائی تھے۔

۲۔ حسن علی آفندی کے والد کا نام محمد احسان تھا۔ ڈاک منشی سے ترقی کرتے کرتے اعلیٰ منصب پر پہنچے۔ سندھ مدرسہ (کراچی) کے بانی تھے۔ ۱۸۹۵ء میں انتقال ہوا۔

۳۔ مرزا اقلیچ بیگ، سندھ کے مؤرخ ہیں۔ ڈپٹی کلکٹری سے ریٹائرڈ ہو کر سندھی زبان میں متعدد کتابیں لکھیں۔ ۱۹۲۹ء میں انتقال ہوا۔

۱۸۔ شیخ محمد سلیمان

شیخ محمد سلیمان مرحوم مالک و کٹوریہ پریس جو ایک صاحب
عزم باخبر اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے، ان کو اس

(مسلمانوں کی تعلیم) پر بڑی توجہ تھی۔ سندھ کا سب سے پہلا اسلامی اخبار ”الحق“ نام
ان ہی کے زیر اہتمام سے جاری ہوا۔ جو بعد میں حیدر آباد اور پھر کراچی منتقل ہو گیا۔

۳۰۔ منشی علی بخش

مینیوسپل کمیٹی (شکارپور) کے مصارف سے عربی اور سنسکرت
کے دو مدرسے جو بی کی یادگار میں قائم ہیں۔ سکریٹری انجمن اسلامیہ

(منشی علی بخش) نے ۱۹۵۸ء میں ہم سے بیان کیا کہ سولہ سال کے عرصہ میں سولہ ہزار روپے
خرچہ ہونے پر ایک طالب علم نے بھی عربی زبان میں قابلیت نہیں پیدا کی۔ اس انجمن
کے سکریٹری منشی علی بخش صاحب ایک بااخلاق، علم دوست اور مسافر نواز شخص ہیں۔
انھوں نے اپنی قابلیت سے شکارپور میں اچھی عزت حاصل کر لی ہے اور تمول کے لحاظ
سے یہاں کے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ (مٹا)

۲۹۔ حکیم میر علی نواز

یہاں (شکارپور) کے آثار قدیمہ کی یادگار صرف حاجی فقیر اللہ
صاحب کا روضہ ہے، جو قندھار کے رہنے والے تھے، آپ

نے ۱۱۹۵ھ میں وفات پائی۔ حکیم میر علی نواز آپ کی یادگار اور طبابت و علمی قابلیت
کی وجہ سے معزز اور مشہور ہیں۔ (مٹا)

۲۴۔ ماسٹر عبد الوہاب

یہاں (حیدر آباد سندھ) کا ورنایور پریس تعلیمی حالت
کے مطابق اچھا ہے۔ مسلمانوں کا ایک اخبار ”الحق“
جو پہلے سکھر سے شائع ہوتا تھا، اب اس کا دفتر

۲۵۔ مولوی سید محمد

۱۹۔ شیخ محمد سلیمان کے صاحبزادوں میں شیخ عبدالعزیز خاص طور سے مشہور ہیں۔ انہوں نے بھی
”الحق“ اخبار جاری رکھا۔

الولی حیدر آباد

۳۴۴

جنوری ۱۳۵۷ھ

منتقل ہو کر یہاں (حیدر آباد سندھ) آگیا ہے اور سندھی کے علاوہ اس کا ایک حصہ انگریزی میں بھی چھپتا ہے تاکہ مسلمانوں کی ضروریات براہ راست حکام انگریزی کے گوش گزار ہوتی رہیں۔ سندھی کے ایڈیٹر ماسٹر عبدالوہاب اور انگریزی کے ایڈیٹر مولوی سید محمد صاحب ہیں۔ ماسٹر صاحب سندھ کے رہنے والے اور سید صاحب شمالی ہند کے متوطن اور اور علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ دونوں صاحبوں کو قومی معاملات سے بہت دلچسپی ہے۔ اور فی الجملہ آزاد نویس ہیں، اس اخبار کا دفتر چھاؤنی میں ہے۔

”الحق“ کو تمام سندھ میں یہ عزت حاصل ہے کہ حضور پرنس آف ویلز کے سفر ہندوستان ۱۹۵۶ء میں پھر ہندوستانی اخبار نویس جو سرکاری طور پر نامہ نگاری کے واسطے مقرر ہوئے، ان میں اس اخبار کے ایڈیٹر مولوی سید محمد بھی تھے۔ (۹۶-۹۷)

دخیر پور ریاست کے پہلے وزیر خان بہادر قادر داد خاں اور پھر ان کے جانشین آنریبل سردار محمد یعقوب سی۔ ایس۔ آئی تھے۔ ان دونوں صاحبوں کے عہد میں ریاست نے مالی و ملکی انتظام میں خوب ترقی

۲۲۔ سردار محمد یعقوب

۲۳۔ شیخ صادق علی

کی۔ سردار صاحب نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ مسلمانان سندھ کو دیگر صوبجات کے مسلمانوں سے جو طبعی بیگانگی تھی ۱۹۵۶ء میں آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کو کراچی میں مدعو کرنے سے ایک حد تک دور کیا۔ اگرچہ افسوس ہے کہ سردار صاحب انعقاد جلسہ سے پیشتر فوت ہو گئے۔ مگر مقام مسرت ہے کہ موجودہ آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ان کی اس تجویز کو بڑی محنت سے سرسبز کیا اور قومی جوش کو یہاں تک حرکت دی کہ مسلمانان سندھ کی ترقی میں حصہ لینے کے علاوہ ۱۹۵۸ء کی امرسر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کئی ہزار روپے اپنی جیب خاص سے اور کئی ہزار روپے ریاست سے علی گڑھ کالج کی امداد کے واسطے دیئے۔ (۹۳)

چند کابلی سردار امیر عبدالرحمن

خاں مرحوم کے زمانے سے اس

۱۹۔ سردار محمد علی خاں و ۲۰۔ سردار غلام حیدر خاں

جگہ (سکھر) مقیم تھے۔ ۱۹۰۵ء کے سفر میں جب کہ مولوی ابوالنصر غلام یاسین صاحب دہلوی مرحوم تخلص آہ میرے ہمراہ تھے۔ سردار محمد علی خاں اور سردار غلام حیدر خاں سے خوب ملاقاتیں ہوئیں۔ یہ دونوں سردار بہت بااخلاق اور جہان دوست ہیں۔ غلام حیدر خاں کو شعر و سخن میں اچھا دخل ہے۔ شدت گرما کے باعث یہ لوگ کراچی چلے جایا کرتے تھے۔ امیر صاحب حال (حبیب اللہ خاں) نے ان کے حال پر توجہ مبذول فرما کر سندھ کی گرمیوں سے انھیں نجات دی اور اب یہ دونوں صاحب کابل کی ٹھنڈی ہوائیں کھا رہے ہیں۔ (۸۹)

۲۱۔ سید سویل شاہ | اس شہر (روہڑی) میں بعض خاندانی اہل علم موجود ہیں جن کے نام کچھ اوقاف بھی واکزار ہیں۔ ان ہی میں سے سید سویل شاہ ایک شیعہ المذہب جاگیردار ہیں، جن کے پاس بہت اچھا کتب خانہ اب تک محفوظ ہے۔ سید صاحب بااخلاق اور جہان نواز آدمی ہیں۔ (۹۰)

۱۰ زیادہ ترقیام کلکتہ میں رہتا تھا۔ بہت کم سنی میں جید عالم ہوئے۔ مصر اور بغداد میں تکمیل علوم معقول و منقول کی۔ تحریر و تقریر دونوں میں سحر بیانی کا ملکہ حاصل تھا۔ کلکتہ سے ایک رسالہ ”الصدق“ نامی جاری کیا تھا۔ علاوہ نشر کے نظم میں بھی خاص دستگاہ تھی۔ نواب فیض الملک داغ دہلوی سے تلمذ تھا۔ اس ہونہار نوجوان نے ۱۳۲۵ھ میں رحلت کی۔ (قاموس المشاہیر از نظامی بدایونی، جلد اول ص ۱۱۱ طبع بدایوں ۱۹۲۲ء)

۱۱ سید سویل صاحب کی اولاد بدایوں میں موجود ہے۔